مولانا مودودیؒ کی باتیں

ادارہ

مولینا سیّد ابوالاعلیٰ مودودی کی تلقینات، تعلیمات اور وصیتوں میں سے نہایت اساسی اور اثر انگیز باتیں مختلف عنوانات کے ساتھ میں نے اپنے لیے جمع کر رکھی تھیں۔ ان میں سے ایک حصہ سامنے آگیا۔ وہ اس مصرع کو گنگناتے ہوئے پیش کر رہا ہوں کہ ؏

باتیں ان کی یاد رہیں گی!

درخواست ہے کہ دلی توجہ سے ان عبارتوں کو پڑھیے اور پھر اُن کے آئینے میں جھانکیے کہ کیا دکھائی دیتا ہے؟ (نعیم صدیقی)

بڑا دعویٰ، بڑا کام "جماعت کے ارکان کو خوب سمجھ لینا چاہیے کہ وہ ایک بہت بڑا دعویٰ لے کر بہت بڑے کام کے لیے اُٹھ رہے ہیں۔ اگر ان کی سیرتیں ان کے دعوے کی نسبت سے اس قدر پست ہوں کہ نمایاں طور پر اُن کی پستی محسوس ہوتی ہو تو وہ اپنے آپ کو اور اپنے دعویٰ کو مضحکہ بنا کر رکھ دیں گے۔ اس لیے ہر شخص کو جو اس جماعت میں شامل ہو، اپنی دوہری ذمہ داری محسوس کرنی چاہیے۔ خدا کے سامنے تو وہ بہر حال ذمہ دار ہے ہی، مگر خلقِ خدا کے سامنے بھی اس کی ذمہ داری بہت سخت ہے۔

جس بستی میں آپ موجود ہوں، وہاں عام آبادی سے آپ کے اخلاق بلند تر ہونے چاہئیں، بلکہ آپ کو بلندیٔ اخلاق، پاکیزگیٔ سیرت اور دیانت و امانت میں ضرب المثل بن جانا چاہیے۔

آپ کی ایک معمولی لغزش نہ صرف جماعت کے دامن پر، بلکہ اسلام کے دامن پر دھبہ لائے گی اور بہت سے لوگوں کے لیے سبب گمراہی بن جائے گی"

(روداد اجتماع اوّل - تقریر مولینا مودودیؒ)

مطلوب گہری تبدیلی ہے "ہمارا کا طریق کار قرآن اور سیرت محمدیؐ اور صحابہ کی سیرتوں سے سیکھیے اور اس کی عادت ڈالیے۔ آپ کو زبان یا قلم یا مظاہروں سے عوام پہ سحر نہیں کرنا ہے کہ ان کے ریوڑ کے ریوڑ آپ کے پاس آجائیں اور آپ انہیں ہانکتے پھریں۔ آپ کو ان میں حقیقتِ اسلامی کی معرفت پیدا کرنی ہے اور عرفانِ حقیقت کے بعد ان میں یہ عزم پیدا کرنا ہے کہ وہ اپنی انفرادی زندگی اور گرد و پیش کی اجتماعی زندگی کو اس حقیقت کے مطابق بنائیں اور جو کچھ باطل ہو اُس کو مٹانے میں جان و مال کی بازی لگا دیں۔

لوگوں کے اندر گہری تبدیلی ساحری اور شاعری سے پیدا نہیں ہوا کرتی"۔

(روداد اجتماع اوّل - ص - ۵۰ تقریر مولینا مودودی)

تعلق باللہ "اس تحریک کی جان دراصل تعلق باللہ ہے - اگر اللہ سے آپ کا تعلق کمزور ہو تو آپ حکومتِ الٰہیہ قائم کرنے اور کامیابی کے ساتھ چلانے کے اہل نہیں ہو سکتے - لہٰذا فرض عبادات کے ماسوا نفل عبادات کا بھی التزام کیجیے۔ نفل نماز، نفل روزے اور صدقات وہ چیزیں ہیں جو انسان میں خلوص پیدا کرتی ہیں - اور ان چیزوں کو زیادہ سے زیادہ اخفا کے ساتھ کرنا چاہیے، تاکہ ریا نہ پیدا ہو۔"

(روداد اجتماع اوّل ص - ۴۷ - تقریر مولینا مودودیؒ)

مطالعۂ قرآن و سیرت النبیؐ "جماعت کے ارکان کو قرآن اور سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم اور سیرت صحابہؓ سے خاص شغف ہونا چاہیے۔ ان چیزوں کو بار بار زیادہ گہری نظر سے پڑھا جائے اور محض عقیدت کی پیاس بجھانے کے لیے نہیں، بلکہ ہدایت و رہنمائی حاصل کرنے کے لیے پڑھا جائے"۔

(روداد اجتماع اوّل ص ۴۷ تقریر مولینا مودودی)

نماز میں خشوع و خضوع "نماز سمجھ کر پڑھیے، اس طرح نہیں کہ ایک یاد کی ہوئی چیز کو آپ زبان سے دوہرا رہے ہیں، بلکہ اس طرح کہ آپ خود اللہ سے کچھ عرض کر رہے ہیں۔ نماز پڑھتے وقت اپنے نفس

کا جائزہ لیجیے کہ جن باتوں کا اقرار آپ عالم الغیب کے سامنے کر رہے ہیں، کہیں آپ کا عمل ان کے خلاف تو نہیں ہے اور آپ کا اقرار جھوٹا تو نہیں ہے۔ اس محاسبۂ نفس میں اپنی جو کوتاہیاں آپ کو محسوس ہوں ان پر استغفار کرنا چاہیے۔ اور آئندہ ان خامیوں کو رفع کرنے کی کوشش کیجیے۔"

(روداد اجتماع اوّل۔ ص ۷۴۔ تقریر مولینا مودودیؒ)

ذکرِ الٰہی "اس اجتماع کا افتتاح کرتے ہوئے سب سے پہلے میں آپ کو ذکرِ الٰہی کی نصیحت کرتا ہوں۔ یوں تو اللہ کی یاد انسان کی رُوحانی زندگی کے لیے ہر آن اسی طرح ضروری اور ناگزیر ہے۔ جس طرح ہماری مادّی زندگی کے لیے سانس، لیکن ان مواقع پر خصوصیت کے ساتھ اس کا اہتمام ہونا چاہیے جہاں خدا سے غفلت کے مختلف اسباب و محرکات زیادہ جمع ہو جائیں۔ ایسے مواقع پر نبی صلی اللہ علیہ وسلم لوگوں کو خاص طور پر اللہ کی یاد کے التزام کی تاکید فرمایا کرتے تھے۔ اور چونکہ میں محسوس کرتا ہوں کہ آپ کے لیے یہ موقع بھی ان مواقع میں سے ہے جہاں بہت سی چیزیں آپ کو خدا سے غافل کر سکتی ہیں، اس وجہ سے میں خصوصیت کے ساتھ آپ کو اللہ تعالیٰ کی یاد کی تاکید کرتا ہوں۔ یہ یاد ہی آپ کے فکر و نظر کو روشن رکھے گی اور آپ جن باتوں پر غور کرنے کے لیے جمع ہوئے ہیں اسی کی مدد سے ان میں آپ کو صحیح نتائج پر پہنچنے کی توفیق حاصل ہوگی۔ یہی چیز آپ کو اُس وقت ہجو اور غیبت اور دوسروں کی توہین و تحقیر سے بچائے گی جب آپ خیموں اور شامیانوں میں اکھٹے ہوں گے۔ اور یہی چیز آپ کے دلوں اور زبانوں کی ان اوقات میں حفاظت کرے گی جب کہ آپ کی رایوں میں اختلاف اور خیالات میں تصادم کی کوئی وجہ پیدا ہوگی۔ اور اس چیز کی مدد سے آپ اپنی اس مسافرانہ زندگی کے بے شمار مشکل مرحلوں میں اپنے اخلاق اور ایمان کو فتنوں سے بچا سکیں گے"۔

(افتتاحی خطاب۔ کل ہند اجتماع جماعتِ اسلامی بمقام الٰہ آباد ۱۹۴۶ء)

لٹریچر کا مطالعہ "جماعت کی طرف سے شائع ہونے والے لٹریچر کا مطالعہ کیا جائے۔ نہ صرف تازہ شائع ہونے والی چیزوں کا بلکہ پہلی مطبوعات کا بھی، تاکہ اُن کے مضامین بار بار ذہن میں تازہ ہوتے رہیں۔ خصوصاً دستور کو وقتاً فوقتاً جماعت کے اجتماعات میں پڑھا جاتا رہے"۔

(روداد حصہ اوّل ص ۱۱۵)

اعلیٰ اکیر یکٹر
"اب اس پہلو پر زور دینے کی ضرورت ہے کہ اس نصب العین کے لیے جدوجہد کرنا تو درکنار، اس کا نام زبان پر لانے کے لیے بھی اعلیٰ اکیریکٹر ضروری ہے"

(روداد حصہ اول ص ۹۲-۹۳

قول وفعل کی نگرانی
"آپ کو یاد رکھنا چاہیے کہ آپ اللہ کے کلمہ کو بلند کرنے کے لیے اُٹھے ہیں۔ اس طرح کی جماعت کا فرض ہے کہ وہ ہر وقت اپنے قول وفعل کی کڑی نگرانی رکھے کہ اس سے کوئی بات ایسی نہ صادر ہو جائے جو خدا کی مرضی کے خلاف ہو"

(روداد حصہ اول ص۔ ۱۰۔

افتتاحی خطاب کل ہند اجتماع جماعت اسلامی۔ الٰہ آباد ۱۹۴۷ء)

ایک ضروری صفت
"کم از کم ہمارے ابتدائی کارکن جو سابقینِ اولین کی حیثیت رکھتے ہیں، ان کی تو یہ صفت ہونی چاہیے کہ ان میں سے ہر شخص کے اندر یہ داعیہ موجود ہو کہ اگر کوئی اس راہ پر چلنے والا نہ ہو تو وہ خود چلے گا۔ اور کوئی اُکسانے والا نہ ہو تو نہ صرف وہ خود حرکت کرے گا، بلکہ دوسروں کو بھی حرکت دے گا"

(روداد حصہ اول۔ص ۱۰۶)

تحریک اسلامی کی نوعیت اور مطلوبہ کارکن
"حقیقت یہ ہے کہ یہ تحریک عام تحریکوں سے بنیادی اختلافات رکھتی ہے۔ اولاً یہ کہ اس کے سامنے پوری زندگی کا مسئلہ ہے، زندگی کے کسی ایک پہلو کا نہیں، ثانیاً یہ کہ خارج سے پہلے یہ باطن سے بحث کرتی ہے۔

جہاں تک پہلے پہلو کا تعلق ہے ہمارے سامنے کام اتنا بڑا اور اہم ہے جو اسلامی تحریک کے سوا دنیا کی کسی تحریک کے سامنے نہیں ہے اور ہم اس جلد بازی کے ساتھ کام نہیں کرسکتے جس جلد بازی سے دوسرے کرسکتے ہیں۔

پھر چونکہ ہمارے لیے خارج سے بڑھ کر باطن اہمیت رکھتا ہے۔ اس وجہ سے محض تنظیم اور محض ایک چھوٹے سے ضابطہ بند پروگرام پر لوگوں کو چلانے اور عوام کو کسی ڈھرے پر لگا دینے سے ہمارا کام نہیں چلتا۔

ہمیں عوام میں عمومی تحریک (MASS • MOVEMENT) چلانے سے پہلے ایسے آدمیوں کو تیار کرنے کی فکر کرنی چاہیے جو بہترین اسلامی سیرت کے حامل ہوں اور ایسی اعلیٰ درجے کی دماغی صلاحیتیں بھی رکھتے ہوں کہ تعمیر افکار کے ساتھ اجتماعی قیادت کے دوہرے فرائض سنبھال سکیں۔

یہی وجہ ہے کہ میں عوام میں تحریک کو پھیلانے کے لیے جلدی نہیں کر رہا۔ بلکہ میری تمام تر کوشش اس وقت یہ ہے کہ ملک کے اہلِ دماغ طبقوں کو متاثر کیا جائے اور ان کو کھنگال کر صالح ترین کو چھانٹ لینے کی کوشش کی جائے۔ جو آگے چل کر عوام کے لیڈر بھی بن سکیں۔ اور تہذیبی و تمدنی معمار بھی۔ یہ کام چونکہ ٹھنڈے دل سے کرنے کا ہے اور ایک عمومی تحریک کی طرح فوری ہلچل اس میں نظر نہیں آسکتی ہے۔ اس وجہ سے نہ صرف ہمارے ہمدرد و ہم خیال لوگ بلکہ خود ہمارے ارکان تک بددل ہونے لگتے ہیں۔"

(رودادِ جماعت حصّہ اوّل ص ۹۸)

صحیح تصورِ دعوت

" تبلیغ صرف تقریر یا گفتگو یا تحریر ہی کے ذریعے سے نہیں ہوا کرتی، بلکہ اصل تبلیغ وہ ہوتی ہے جو ایک تخیل کے داعی اپنی پوری زندگی سے ہر آن کرتے رہتے ہیں۔ بشرطیکہ اُن کی زندگی اس تخیل کا مجسم ظہور اور اس کی زندہ شہادت بن گئی ہو۔ آپ جس تخیل کے داعی ہیں، اگر اس کے سانچے میں آپ کی زندگی پوری طرح داخل ہو تو اس تخیل کے خلاف چلنے والی دنیا میں آپ کی حالت ایسی ہوگی جیسے ایک گول سوراخ میں چوکھونٹی میخ اپنے پورے وجود سے ہر آن، ہر زاویہ پر اس گول سوراخ کے پورے وجود کے ساتھ متصادم ہوتی رہتی ہے اور ہر وقت اپنے اور اس کے اختلاف کا مظاہرہ کرتی رہتی ہے۔ یا جیسے برف خانہ میں چند دہکتے ہوئے انگارے جو اگر کوئی آواز بلند نہ کر رہے ہوں تب بھی اُن کا وہاں محض موجود ہونا ہی بجائے خود برف کے تودوں کے خلاف ایک مستقل اعلانِ جنگ ہے۔ اگر ان کے ارد گرد کوئی آتش گیر مواد موجود ہوگا تو وہ کسی وعظ کے بغیر ان سے اثر لے کر مشتعل ہو جائے گا۔ اور برف خانہ آتش کدے میں تبدیل ہو کر رہے گا۔ بے شعوری کے اسلام اور منافقانہ اسلام کا معاملہ تو دوسرا ہے۔ لیکن جب کوئی شخص اخلاص کے ساتھ شعوری طریقہ سے اسلام قبول کر لیتا ہے تو اس کے ساتھ ہی افکار، اخلاق، معیشت، معاشرت، تمدن غرض ہر شعبۂ زندگی میں اپنے

اپنے غیر اسلامی ماحول سے اس کا تصادم شروع ہو جاتا ہے۔ اس کی پوری ہستی فضائے جاہلیت کے خلاف ایک احتجاج بن جاتی ہے۔ اور اس فضا میں وہ اس طرح اجنبی و نامانوس ہو کر رہ جاتا ہے جیسے سیاہ چادر پر سفید دھبہ۔

میں چاہتا ہوں کہ اس کفر و جاہلیت کے مارے ہوئے ماحول میں آپ یہی کچھ بن کر رہ جائیں تاکہ اپنی زندگی کے ہر لمحہ میں اس نظام کے ہر جزء سے ہر ہر قدم پر آپ کا تصادم ہو اور اپنے پورے وجود سے آپ اس کے خلاف ایک مستقل اعلانِ جنگ اور ایک ابدی و دائمی احتجاج بن جائیں ...... اس کے بغیر تبلیغِ افکار کی مہم سرانجام نہیں پاسکتی"۔

(روداد جماعت حصہ اوّل ص ۱۱۲-۱۱۳)

دعوتِ اسلامی کے فطری اثرات "سب سے بڑی چیز جو ہمارے نزدیک ہر دوسرے نتیجہ سے زیادہ قیمتی ہے وہ یہ ہے کہ اس دعوت کا اثر جہاں جہاں بھی پہنچا ہے، اُس نے مردہ ضمیروں کو زندہ اور سوئے ہوئے ضمیروں کو بیدار کر دیا ہے۔ اس کی اوّلین تاثیر یہ ہوتی ہے کہ نفس اپنا محاسبہ آپ کرنے لگتا ہے۔ حلال اور حرام، پاک اور ناپاک، حق اور ناحق کی تمیز پہلے کی محدود مذہبیت کی بہ نسبت اب بہت زیادہ وسیع پیمانے پر زندگی کے تمام مسائل میں شروع ہو جاتی ہے۔ پہلے جو کچھ دینداری کے باوجود کر ڈالا جاتا تھا وہ اب گوارا نہیں ہوتا بلکہ اس کی یاد بھی شرمندہ کرنے لگتی ہے۔ پہلے جن لوگوں کے لیے کسی معاملہ کا یہ پہلو سب سے کم قابلِ توجہ تھا کہ یہ خدا کی نگاہ میں کیسا ہے۔ ان کے لیے اب یہی سوال سب سے زیادہ مقدم ہو گیا ہے۔ پہلے جو دینی حس اتنی کمزور ہو چکی تھی کہ بڑی بڑی چیزیں بھی نہ کھٹکتی تھیں۔ اب وہ اتنی تیز ہو گئی ہے کہ چھوٹی چھوٹی چیزیں بھی کھٹکنے لگی ہیں۔ خدا کے سامنے ذمہ داری و جواب دہی کا عقیدہ اب احساس بنتا جا رہا ہے اور بہت سی زندگیوں میں اس احساس سے نمایاں تبدیلی ہو رہی ہے۔ لوگ اب اس نقطۂ نظر سے سوچنے لگے ہیں کہ دنیا کی زندگی میں جو کچھ سعی و عمل وہ کر رہے ہیں وہ آیا خدا کی میزان میں کس قدر وزن کی حامل ہو سکتی ہے یا محض ہباءً منثورا بن جانے والی ہے۔ پھر الحمد للہ اس دعوت نے جہاں بھی نفوذ کیا ہے، بے مقصد زندگیوں کو بامقصد بنایا ہے، صرف ان کے مقصدِ زندگی ہی کو نہیں بلکہ مقصد تک پہنچنے کی راہ کو بھی ان کی نگاہوں کے سامنے بالکل واضح کر دیا ہے۔ خیالات کی

پراگندگی دُور ہو رہی ہے۔ فضول اور دُور از کار دلچسپیوں سے دل خود ہٹ رہے ہیں۔ زندگی کے حقیقی اور اہم تر مسائل مرکزِ توجہ بن رہے ہیں۔ فکر و نظر ایک منظم صورت اختیار کر رہی ہے۔ اور ایک شاہراہ مستقیم پر حرکت کرنے لگی ہے۔"

(رودادِ جماعت حصہ اوّل۔ ص ۸۱۔۸۲)

رائے عام کی حمایت مطلوب

"ہمیں نہ صرف ہندوستان میں، بلکہ حتی الامکان دُنیا کے گوشے گوشے میں اپنی آواز پہنچانی ہوگی، کیونکہ کسی ایک مُلک میں کوئی حقیقی انقلاب واقع نہیں ہو سکتا جب تک کہ وسیع پیمانے پر بین الاقوامی رائے عام اس کی تائید میں تیار نہ کر لی جائے۔

— اربوں انسانوں کو ہمارے پیغام سے واقف ہونا چاہیے۔

— کروڑوں انسانوں کو کم از کم اس حد تک اس سے متاثر ہو جانا چاہیے کہ وہ اس چیز کو حق مان لیں جس کے لیے ہم اُٹھ رہے ہیں۔

— لاکھوں انسانوں کو ہماری پشت پر اخلاقی اور عملی تائید کے لیے آمادہ ہو جانا چاہیے۔

— اور ایک کثیر تعداد ایسے سرفروشوں کی تیار ہونی چاہیے جو بلند ترین اخلاق کے حامل ہوں اور اس مقصدِ عظیم کے لیے کوئی خطرہ کوئی نقصان، کوئی مصیبت برداشت کرنے میں تامل نہ کریں۔"

(رودادِ حصہ اوّل ص ۹۲ تا ۹۵، ۹۶)

انقلاب کی پیش رو جماعت

"ہمارے پیش نظر صرف یہ نقشہ ہے کہ عوام کی سربراہی کے لیے ایک ایسی مختصر جماعت فراہم کر لی جائے جس کا ایک ایک فرد اپنے بلند کیرکٹر کی جاذبیت سے ایک ایک علاقہ کے عوام کو سنبھال سکے۔ اس کی ذات عوام کا مرجع بن جائے، اور اس کی مصنوعی کوشش کے بغیر بالکل فطری طریقے سے عوام کی لیڈر شپ کا منصب اسے حاصل ہو جائے۔

مگر صرف مرجعیت سے بھی کام نہیں چل سکتا۔ اس سے کام لینے کے لیے دماغی صلاحیتیں بھی ہونی چاہئیں تاکہ ان مرکزی شخصیتوں کے ذریعے سے عوام کی قوتیں مجتمع اور منظم ہو کر اسلامی انقلاب کی راہ میں صرف ہوں۔

ایک ٹھوس، پائیدار اور ہمہ گیر انقلاب کا لازمی ابتدائی مرحلہ یہی ہے۔ اس مرحلہ کو صبر سے طے کرنا ہی پڑے گا۔"

(رودادِ حصہ اوّل۔ ص ۹۹)

ماہرانہ مورچہ بندی

"خوب سوچ لیجیے کہ جس میدانِ جنگ میں آپ اُتر رہے ہیں، اس میں دشمن کے مورچے کدھر کدھر اور کس ترتیب سے پھیلے ہوئے ہیں اور اس مقابلہ میں آپ کو کس طرز پر مورچہ بندی کرنی ہے، آپ کے کمزور پہلو کون کون سے ہیں۔ آپ کی جمعیت کو کس کس پہلو سے مضبوط ہونا چاہیے۔ پیش قدمی کدھر سے ہو اور کس رفتار سے ہو۔ غرض ہر کام ہلڑ مچانے سے نہیں ہوگا۔ اس کے لیے تو ایک ہوشیار جنرل کی دُور بینی و وسیع النظری، اور اس کے ساتھ ایک نظام جماعت میں جکڑی ہوئی جمعیت کی جدوجہد مفیدِ مطلب ہے۔"

(روداد حصہ اوّل ص ۹۳)

کامیاب انقلاب کی شرطِ لازم

"کوئی نظام بھی عوام کے دلی اور رضاکارانہ تعاون اور ان کو اعتماد میں لیے بغیر نہ مضبوطی کے ساتھ قائم ہوسکتا ہے اور نہ چل سکتا ہے۔ بالخصوص ایسا نظام جو ہر ہر چیز کو ایک اُصول کے سانچے میں ڈھالنا چاہتا ہو۔"

(تقریر مولینا مودودی۔ ۱۰ر نومبر ۱۹۵۱ء۔ جماعت اسلامی کا اجتماعِ عام منعقدہ کراچی۔ روداد جماعتِ اسلامی حصہ ششم ص ۱۳۱)

صبر، تدبر، معاملہ فہمی

جو عظیم الشان مقصد ہمارے سامنے ہے اور جن زبردست طاقتوں کے مقابلے میں ہم کو اُٹھ کر اس مقصد کے لیے کام کرنا ہے، اس کا اوّلین تقاضا یہ ہے کہ ہم میں صبر ہو، تدبّر اور معاملہ فہمی ہو اور اتنا مضبوط ارادہ جس سے ہم دُوررس نتائج کے لیے لگاتار ان تھک سعی کرسکیں۔ بے صبری کے ساتھ جلدی جلدی نتائج برآمد کرنے کے لیے بہت سے ایسے سطحی کام کیے جاسکتے ہیں جن سے ایک وقتی ہلچل برپا ہوجائے۔ لیکن اس کا کوئی حاصل اس کے سوا نہیں ہے کہ کچھ دنوں تک فضا میں شور رہے اور پھر ایک صدمے کے ساتھ سارا کام اس طرح برباد ہو کہ مدت ہائے دراز تک اس کا نام لینے کی بھی کوئی ہمت نہ کرسکے۔"

(روداد جماعت حصہ اوّل ص ۱۹-۸۸)

نمائش و اشتہار سے پرہیز

کہیں ہمارے کام میں بھی نمائش اور اشتہار کا عنصر داخل نہ ہوجائے ہم دُنیا کو دکھانے کے لیے کام نہ کرنے لگیں۔"

(روداد جماعت حصہ اوّل ص ۷۹

مضمون رفتارِ کار از مولینا مودودی۔)

نظم کی دینی اہمیت | "دوسری چیز جس کی اس موقع پر تاکید ضروری سمجھتا ہوں وہ یہ ہے کہ نظم کی پوری پابندی کا خیال رکھیے۔ مختلف شعبوں نے منتظمین کی طرف سے آپ کو جو ہدایات ملیں اُن کی سرِ مو خلاف ورزی نہ ہو۔ نماز کی جگہ، کھانا کھانے کی جگہ، اجتماع کی جگہ آپ کی نقل و حرکت ایک منظم اور باوقار جماعت کی سی ہو۔ کہیں ہڑبونگ اور ہلڑ کی صورت نہ پیدا ہو جائے ـــ ڈسپلن کے تقاضوں کو پورا کرنا دوسروں کے نزدیک صرف ایک اجتماعی اخلاق ہے جس کی خلاف ورزی کرنے والا صرف سوسائٹی میں نکوّ بنتا ہے، مگر ایک مسلمان کے نزدیک اس کی حیثیت ایک مذہبی فریضہ کی سی ہے۔ جس کی خلاف ورزی سے آخرت میں خدا اور رسول کی ناخوشی بھی متصور ہے اور دنیا میں بھی انسان ذلیل ہوتا ہے ـــ کوئی مسلمان اعلیٰ درجے کی جماعتی سیرت کے بغیر اعلیٰ درجہ کا دیندار مسلمان نہیں ہو سکتا۔ اگرچہ وہ کتنے ہی روزے رکھے اور کتنی ہی نمازیں پڑھے۔ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بعثت لاتمم مکارم الاخلاق (میں اعلیٰ درجہ کی ساری باتوں کی تکمیل کے لیے بھیجا گیا ہوں)۔ اس اعلیٰ اخلاق کا سب سے اعلیٰ نمونہ اگر خود مسلمان نہ بنیں تو اس کے معنی یہ ہیں کہ مسلمان اس مقصد سے غافل ہو گئے۔ جس کے لیے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت ہوئی تھی۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مکارم اخلاق کی جو تعلیم دی اور اس کا جو اثر عربوں جیسی جاہل اور اُجڈ قوم پر پڑا اس کا کچھ اندازہ ایرانی سپہ سالار رستم کے اس فقرے سے کیا جا سکتا ہے، جو اس نے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی فوجوں کی نمازوں کی صفوں کو دیکھ کر کہا تھا کہ اکل عمر کبدی یعلم الکلاب الاداب۔ (عمر تو میرا کلیجہ کھا گیا ہے یہ کتوں کو ڈسپلن کی تعلیم دے رہا ہے)، جس جماعت کے ڈسپلن پر ایران جیسی متمدن قوم کے سپہ سالار کو رشک آئے، اس جماعت کی جماعتی سیرت کا تصور کیجیے اور پھر اس سے اپنا موازنہ کیجیے۔"

(افتتاحی خطاب۔ کل ہند اجتماع جماعت اسلامی بمقام الہ آباد۔ ۱۹۴۶ء۔ روداد حصہ چہارم ص ۱۲، ۱۳)

جماعت کا تحفظ | "جماعت کی سب سے بڑی خیر خواہی یہ ہے کہ اس کو راہ راست سے نہ ہٹنے دیا جائے۔ اس میں غلط خیالات اور غلط طریقوں کے پھیلنے کو روکا جائے ـــ اس میں نفسانی

دھڑے بندیاں نہ پیدا ہونے دی جائیں۔ اس میں کسی کا استبداد نہ چلنے دیا جائے۔ اس میں کسی دنیوی غرض یا کسی شخصیت کو بُت نہ بننے دیا جائے۔ اور اس کے دستور کو بگڑنے سے بچایا جائے۔"

روداد اجتماع اوّل۔ ص ۲۲-۲۳

تاسیسی اجلاس (۲ شعبان ۱۳۶۰ھ - ۲۶ اگست ۱۹۴۱ء)

میں مولانا کا اوّلین خطاب۔

اسلامی نظم جماعت کے لیے تخریبی عوامل "جماعت کے اندر جماعت بنانے کی کوشش کبھی نہ کی جائے۔ سازشیں، جتھہ بندیاں، چغلی (CONVESSING)، عہدوں کی امیدواری، حمیتِ جاہلیہ اور نفسانی رقابتیں یہ وہ چیزیں ہیں جو ویسے بھی جماعتوں کی زندگی کے لیے سخت خطرناک ہوتی ہیں۔ مگر اسلامی جماعت کے مزاج سے تو ان کو کوئی مناسبت ہی نہیں۔ اسی طرح غیبت اور تنابز بالالقاب اور بدظنی بھی جماعتی زندگی کے لیے سخت مہلک بیماریاں ہیں، جن سے بچنے کی ہم سب کو کوشش کرنی چاہیے۔"

(روداد اجتماع اوّل - خطاب مولینا مودودی ص ۲۴)

جماعتی انتخابات کے لیے اخلاقی فضا "انتخابات کے سلسلے میں لوگ ایک دوسرے سے نیک نیتی کے ساتھ تبادلۂ خیالات کر سکتے ہیں، مگر کسی کے حق میں یا کسی کے خلاف چغلی اور سعی نہ ہونی چاہیے۔ شخصی حمایت و موافقت کے جذبات کو دل سے نکال کر بے لاگ طریقے سے دیکھیے کہ آپ کی جماعت میں کون ایسا شخص ہے جس کے تقویٰ، علمِ کتاب و سنّت، دینی بصیرت، تدبّر، معاملہ فہمی اور راہِ خدا میں ثبات و استقامت پر آپ سب سے زیادہ اعتماد کر سکتے ہیں۔ پھر جو بھی ایسا نظر آئے اللہ پر توکل کر کے آپ اُسے منتخب کرلیں۔"

(روداد اجتماع اوّل - خطاب مولانا مودودی)